اس حدیث کے متن مفہوم اور سند میں سے کوئی بھی اس قابل نہیں کہ اس کا اعتبار کیا جائے اور اسے عقیدہ جیسی بنیادی چیز میں حجت بنایا جائے۔

اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف منسوب قول کتاب وسنت بلکہ خود ان کی اپنی تعلیمات کے منافی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے البلاغ المبین میں ان کا قصہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے اللہ سے بارش کی دعا کی تو مینہ برسا اور بادل سے آواز آئی کہ عبدالقادر میں نے تیرے لئے حرام چیزوں کو حلال کردیا ہے۔ لیکن تعوذ اور لاحول پڑھنے پر یہ شیطانی دھوکہ زائل ہوگیا اور انہوں نے اللہ سے بندگی کا اظہار کیا نہ کہ خود مختاری اور رفع ضرر کرنے کا دعویٰ اور قرآن میں ہے ﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ﴾ (النمل:٦٢)

''بھلا کون بے قرار کی التجا قبول کرتا ہے، جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور کون اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے اور کون تمہیں زمین میں (اگلوں کا) جانشین بناتا ہے؟ (یہ سب کچھ اللہ کرتا ہے)۔ تو کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود بھی ہے۔ (ہرگز نہیں مگر) تم بہت کم غور کرتے ہو۔''

☆ سوال: کیا کوئی شخص بیت الخلا سے نکل کر بغیر وضو اذان دے سکتا ہے۔ قرآن وسنت سے رہنمائی فرمایئے۔ کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرامؓ نے بھی ایسا کیا؟ (میاں عبدالحق مقصود)

جواب: حدیث میں ہے: "كان النبي ﷺ يذكر الله على كل أحيانه" یعنی ''نبی اکرم ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے تھے یعنی خواہ بے وضو ہوتے یا وضو سے'' (مسلم) اور جس حدیث میں ہے کہ اذان باوضو ہونی چاہئے، وہ ضعیف ہے۔ (إرواء الغلیل: ۱/۲۴۰)

☆ سوال: دورانِ رکوع نظر کہاں رکھنی چاہئے؟ (زبیر احمد اظہر، گوجرانوالہ)

جواب: نگاہ نیچے مقام سجود پر ہونی چاہئے۔ تفسیر ابن کثیر (۳/۳۱۶) مستدرک حاکم (۲/۴۲۶) صفۃ صلاۃ النبی ﷺ: ص ۵۸ از علامہ البانیؒ

☆ سوال: چار رکعتوں والی نماز کے پہلے تشہد میں درود شریف پڑھنے کا کیا حکم ہے۔ بعض لوگ نہ پڑھنے کے قائل ہیں، بعض جواز اور بعض واجب گردانتے ہیں؟

جواب: حدیث کے عموم کی بنا پر پہلے تشہد میں درود پڑھنے کا جواز ہے "قولوا: اللهم صل على محمد ﷺ" (صحیح بخاری: کتاب الدعوات، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ)

☆ سوال: خالق کائنات کے سوا مخلوق کی قسم اُٹھانا ناجائز ہے تو قرآن جو کہ کلام اللہ اور غیر مخلوق ہے تو آیا اس کی قسم اٹھائی جاسکتی ہے؟

جواب: قرآن چونکہ اللہ کی صفت ہے لہٰذا اس کی قسم کھائی جاسکتی ہے (عون المعبود: ۳/۲۱۶) میں